ملک ممتاز

امیر شریعت جناح اور پاکستان
نواب افتخار حسین ممدوٹ امیر شریعت کے حضور میں
ایک یادگار ملاقات کی مختصر روداد

انڈیپنڈنٹس ایکٹ ۱۹۴۷ء کے تحت ۵۱-۱۹۵۰ء میں پنجاب میں صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں ملتان ڈویژن کا دورہ کرنے کے لئے مرحوم حسین شہید سہروردی، مرحوم نواب افتخار حسین خان ممدوٹ، مرحوم میاں عبدالباری، مرحوم چوہدری محمد حسن لدھیانوی، مرحوم محمد عبداللہ خان (چوک گوالمنڈی والے) وغیرہ جب روانہ ہوئے تو مجھے بھی ان کے ہمراہ ملتان جانا پڑا۔ الیکشن پروپیگنڈہ کے لئے ملتان میں مرکزی مقام خاکوانی ہاؤس کچہری روڈ بنایا گیا۔ جہاں سابق چیئرمین میونسپل کارپوریشن نوابزادہ غلام قاسم خاکوانی، نواب صاحب مرحوم کے بہنوئی جناب دوست محمد خاکوانی، حمید اللہ خاکوانی اور نواب عبدالغفور خان خاکوانی نے ہمارے قیام وطعام کا مکمل انتظام کر رکھا تھا۔ جلسے جلوسوں سے پہلے فیصلہ ہوا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے حضور حاضری دے کر ان سے دعائیں لی جائیں۔

چنانچہ محلہ ٹبی شیر خان میں ایک کچے بوسیدہ مکان بلکہ درویش کی کٹیا میں مرحوم نواب صاحب، مرحوم عبداللہ خان کے ہمراہ میں بھی شاہ صاحب مرحوم کی کٹیا میں داخل ہو گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ اتنے عظیم کردار و گفتار کے مالک، مجاہد امیر شریعت کا کوئی پرائیویٹ سیکرٹری اور اردلی نہیں تھا۔ رہبر شریعت میٹنگ میں مصروف اور نہ غسل خانہ میں تھے۔ کلب گئے ہوئے تھے اور نہ لنچ پر پہنچ چکے تھے یا جانے والے تھے۔ امیر شریعت اپنے "ائرکنڈیشنڈ روم" میں ٹاٹ پر تشریف فرما چند عقیدت مندوں سے مصروف گفتگو تھے۔ ہمیں داخل ہوتے دیکھ کر سب سے پہلے مرحوم خان عبداللہ خان سے بغلگیر ہوتے ہی کہا۔

"لاہور کا شاہی قلعہ تو ہم جیسے لوگوں کی وجہ سے مشہور تھا ہی مگر عبداللہ خان امرتسر کا قلعہ گوبند گڑھ تمہاری نظر بندی کے باعث مشہور ہو گیا"۔ آپ نے مرحوم نواب صاحب کا نام ضرور سنا تھا لیکن ملاقات کبھی نہ ہوئی تھی۔ مرحوم نواب صاحب سے بھی ہاتھ ملایا۔ مجھے دیکھتے ہی کہا۔ "اوئے مخبر کب پاکستان آئے، تم نے تو ہندوستان میں رہنے کو ترجیح دی تھی۔ دیکھ لیا نالالوں اور بنیوں کو۔"

عرض کی! قائد اعظم نے تو کبھی اسلام کو ایکسپلائیٹ نہیں کیا تھا۔ لیکن جب تاج برطانیہ کے خیر خواہوں یا ان کی اولاد کو اسلام کہتے سنا اور یہ سنا کہ پاکستان میں کالی کملی والے کا قانون اور طرز زندگی ہو گی تو دل نے کہا۔ یہ لوگ قطعاً جھوٹ بولتے ہیں۔ جن لوگوں کے گھروں میں فرنگیوں کا طرز زندگی پایا جاتا ہے اور اسلام کہیں دکھائی نہیں دیتا وہ ملک پاکستان میں اسلام اور کالی کملی والے کا قانون اور طرز زندگی کو کیسے رائج کریں گے۔ چنانچہ ہندوستان میں رہنا چاہا لیکن پاکستان آنے پر مجبور ہو گیا۔ اور پھر تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور کے نوشہرہ گگے زئیاں میں میرے ددھیال ہیں اور امرتسر کوچہ؟ گگے زئیاں میں

میرے ننھیال۔ لہٰذا پاکستان پھر بھی آنا تھا۔ ہندوستان کی حکومت سیکولر، سیکولر کا پروپیگنڈہ تو کرتی ہے مگر ہے خالصتاً ہندو متعصب حکومت۔ الٹ اس کے پاکستان میں ایک اسلامی ملک کا نعرہ لگانے کا زور شور ہے مگر ۔۔۔۔۔ اسلام؟"

امیر شریعت نے فرمایا" بولو۔ بولو۔ بولتے کیوں نہیں؟

عرض کی۔ میری خاموشی نے ہی سب کچھ عرض کر دیا مگر آپ نے مخبر کیسے فرمادیا؟

مسکرا کر فرمایا۔۔" ارے ملک ممتاز اخباروں کو خبریں دینے والے کو تم لوگ بے شک انگریزی میں پریس رپورٹر کہو۔ مگر میرے نزدیک اخباروں کو خبریں دینے والا مخبر ہوتا ہے۔ یعنی خبر دینے والا۔

اس پر ہنس کر میں نے قہقہہ لگایا اور ہنس کر کچھ عرض کرنا چاہا عرض کی۔ "ہنستی یا چغلخور" پھر قہقہہ لگا۔

مرحوم نواب صاحب نے سوال کیا۔ پاکستان بن گیا ہے اب پاکستان میں کیا ہونا چاہیئے۔ کوئی ہدایت دیں شاہ صاحب"

امیر شریعت: جن لوگوں نے مسٹر جناح کو قائد اعظم کہا اور مانا۔ اور اپنے قائد اعظم کی ہدایت پر عمل نہیں کیا۔ وہ میری ہدایت پر عمل کیا کریں گے۔ ارے یار جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی لہٰنی سب سے بڑی کتاب قرآن پاک میں دی گئی ہدایات پر عمل نہیں کیا جنہوں نے رسول پاک ﷺ کے ارشادات گرامی کو تقریروں میں خوب اچھالا مگر خود عمل نہیں کیا۔ وہ اپنے قائد اعظم کی ہدایات اور میری ہدایات پر کیا عمل کریں گے۔ مسٹر جناح اگرچہ اسلامی تعلیمات کے لحاظ سے کوئی عالم فاضل نہیں تھے لیکن پھر بھی وہ جو کہتے یا ہدایت کرتے رہے اگر ان پر ہی عمل کر لیا ہوتا تو پاکستان میں رہنے والے مسلمانوں کا اور خود پاکستان کا یہ حال نہ ہوتا۔ اگر پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی سلطنت بنا دیا گیا تو یاد رکھو اسلامی سلطنت میں کوئی انسان دکھی نہ ہوگا۔ یہ سلطنت غیور، بہادر، مجاہدوں اور درویشوں کی بستی ہوگی۔ کوئی دشمن اسلام پاکستان کی طرف مشکوک و معیوب آنکھ اٹھانے کی جرأت نہ کر سکے گا۔ اسلامی پاکستان کے اندر مسائل اگر ہوں گے تو خود بخود ختم ہو جائیں گے اور مستقبل میں بھی کوئی پریشان کن مسئلہ پیدا نہ ہوگا۔ مگر ہائے افسوس! جن لوگوں نے فرنگیوں کی غلامی کی زنجیروں کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ جن لوگوں نے اپنا دل و دماغ، آل اولاد، جسم و جان اور مزارعین تک کو تاج برطانیہ کے پاس فروخت کر دیا اور زیادہ سے زیادہ فوجی بھرتی دے کر تاج برطانیہ کی حفاظت اور خوشی کے لئے مقامات مقدسہ پر بھی گولی چلانے سے دریغ نہ کیا۔ وہ یا ان کی اولاد جن کی اکثریت پاکستان پر مسلط ہے وہ کیسے پاکستان کو ایک مقدس اسلامی سلطنت بننے دے گی ہائے افسوس! ان محسن کشوں کو کون سمجھے یا سمجھائے کہ پاکستان بنانے اور لے کر دینے والے کے جسم سے گوشت تو غائب تھا صرف پوست ہی پوست تھا ہڈیوں کے اس ڈھانچہ کو ہم بے شک مسٹر محمد علی جناح کہتے ہیں لیکن اختلاف رائے رکھنے کے باوجود ان کی دل سے عزت کرتے ہیں۔ ڈاکو لٹیرے نہیں بنے، کرسی اقتدار کے پیچھے نہیں بھاگے لیکن ہڈیوں کے ڈھانچے کو قائد اعظم کہنے والے کتنے بے وفا قاتل نکلے۔ قائد اعظم کہنے والوں نے اپنے

محسن بابا کی آنکھیں بند ہونے کے فوراً بعد ہر صوبہ میں ایک دوسرے کے گریبان پر کس بری طرح سے ہاتھ ڈالا۔ کیسے کیسے بہتان لگائے۔ ان لوگوں نے اپنے محسن کی زندگی ہی میں وہ لودھم مچایا کہ ہڈیوں کا یہ ڈھانچہ کبھی چٹاگانگ اور سہلٹ جاتا ہے کبھی پشاور، بنوں، کوہاٹ، سیالکوٹ، لاہور، کوئٹہ، حیدر آباد، کراچی میں جلسے پر جلسے کر رہا ہے۔ ہر پانچ منٹ کے بعد پانی کا گھونٹ پیتا اور پھر ان خود غرضوں کو سمجھانا شروع کر دیتا کہ پاکستان کو ایک مضبوط خوشحال سلطنت بناؤ مگر افسوس خودغرضوں نے اس کے منہ پر تو سب اچھا کہا مگر کیا وہ جس میں وہ خود غرض کامیاب ہونا چاہتے تھے نتیجہ سامنے ہے۔

عرض کی:۔ پنجاب میں میاں دولتانہ اچھے ہیں یا نواب ممدوٹ؟

امیر شریعت:۔ دونوں اچھے ہیں بشرطیکہ خودغرض نہ ہوں اور اپنے قائد اعظم کی ہدایات پر عمل کریں۔

سوال۔ پنجاب میں جو گڑبڑ جاری ہے یا پاکستان میں ہر مسلم لیگی جو دست و گریبان ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟

امیر شریعت:۔ میں جھوٹ بولنے والے خوشامدی، جو سچے دکھائی دیں حالانکہ وہ جھوٹے اور خودغرض ہوتے ہیں انہوں نے مسلم لیگی لیڈر شپ کو تباہ کر دیا ہے اور غلط راستہ پر ڈال دیا ہے۔ خدا تاج برطانیہ کے خیر خواہ یا ان کی اولاد سے پاکستان کو محفوظ رکھے جنہوں نے مقدس مقامات پر بھی گولی چلانے سے دریغ نہ کیا اور انگریزوں کی حاکمیت کو سینے سے لگائے رکھا۔ معلوم نہیں یہ اپنی اغراض کی خاطر پاکستان اور پاکستانی عوام کا کیا حشر کریں گے"

میں نے اس وقت ایک ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ شرارت کی اور عرض کی" جناب آپ سے ملیئے آپ ہیں نواب افتخار حسین خاں ممدوٹ"

امیر شریعت:۔ اوئے ظالم تم نے کیا کر دیا میرے ہی منہ سے میرے ہی مہمان کے خلاف الفاظ نکلوا دیئے۔

مرحوم نواب صاحب:۔ جناب ہمارے خاندان کے کسی بھی فرد نے ہرگز ہرگز مقامات مقدسہ پر گولی نہیں چلائی۔ ہم بہت زیادہ عرصہ حیدر آباد دکن رہے ہیں وہاں ہم نے مسلمانوں کی بہت خدمت کی۔

امیر شریعت:۔ نواب صاحب۔ آپ کی مسلمانی شرافت اور حب الوطنی کی خوب شہرت سنی ہے اور مجھے یقین بھی ہے۔ اگر نیت نیک ہے تو پاکستان کو ایک مضبوط تر خوشحال اسلامی سلطنت بنانے کے لئے قدم بلا خوف بڑھاتے جاؤ۔ اپنے قائد اعظم کے فرمان پر ہی کم از کم عمل کرنا۔ اگر ہو سکے تو قرآن پاک میں دی گئی ہدایات اور ارشادات رسول مقبول ﷺ پر عمل کرو اور اوروں سے بھی عمل کراؤ۔

خدا یقیناً نیک نیتوں کی مدد کرتا ہے۔ بہتان طرازی سے پرہیز کرنا ورنہ خدا کے آگے جواب دہ ہوگے۔ عزت، ذلت، موت و حیات سب اللہ کے پاس ہے۔ شیطان کو شکست دو اور اللہ کے فوجی بن جاؤ پھر دیکھو کیا ہوتا ہے۔ جھوٹے مزے یا جھوٹے وعدے کرسیٔ اقتدار کے لئے مت کرنا۔ کرسی اقتدار ایک بہت ہی بے وفا محبوبہ ہے۔

میری طرف متوجہ ہو کر "ممتاز" غلط خبریں دیکر ہرگز عوام کو گمراہ نہ کرنا۔ دوسروں کی عزت کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھو۔ اللہ تمہاری عزت کی حفاظت کرے گا۔"